Quarterly Research Journal of Arabic
ALOROOBA
العروبة
ISSN (Print): 2710-5172
ISSN (Online): 2710-5180

Volume: 4 **Issue**: 2 (April – June 2023)
Alorooba Research Journal
ISSN (Print): 2710-5172 **ISSN (Online):** 2710-5180
HJRS: https://hjrs.hec.gov.pk/index.php?r=site%2Fresult&id=1021427#journal_result
Issue URL: https://www.alorooba.org/ojs/index.php/journal/issue/view/11
Article URL: https://www.alorooba.org/ojs/index.php/journal/article/view/5

Title:

انیس منصور شخصیت اور فنِ سفر نامہ نگاری

Anees Mansoor and Travelogue

Authors: **Dr. Amin Ali** (PhD Arabic NUML, Islamabad)
E-mail: alimudassir1984@gmail.com
Orcid: https://orcid.org/0000-0001-7543-9489

Indexation: ISSN, DRJI, Euro Pub, Academia, Google Scholar, Asian Research Index, Index Copernicus International, index of urdu journals.

Citation: Dr. Amin Ali. (2023). انیس منصور کی شخصیت اور فنِ سفر نامہ نگاری: Anees Mansoor and Travelogue. Alorooba Research Journal, 4(2), 1–14. Retrieved from https://www.alorooba.org/ojs/index.php/journal/article/view/5

Published: 2023-04-09
Publisher: Alorooba Academic Services SMC-Private Limited Islamabad-Pakistan

انیس منصور شخصیت اور فنِ سفر نامہ نگاری

Anees Mansoor and Travelogue

Dr. Amin Ali
PhD Arabic NUML, Islamabad
E-mail: alimudassir1984@gmail.com ORCID: https://orcid.org/0000-0001-7543-9489

Abstract

Anees Mansoor is one of the most popular writers of Egypt. He memorized the Holy Qur'an when he was only seven years old and only in the age of twelve, he did read various books of philosophy. The structure of Anees Mansoor's literary life is influenced by his training, education, environment, profession, passion for reading, personal library, different languages, travels, and various literary personalities. Thus, he has written books in various literary genres, but he has gained a lot of fame in travel writing, and his travelogues have become very popular. This article will briefly mention the life situation of Anees Mansoor and his travelogues.

***Keywords**: Travelogue, Modern Literature, Anees Mansoor, Egyptian Literature.*

انیس منصور-تعارف

مصر جسے دنیا کی ماں (ام الدنیا) کہا جاتا ہے زمانہ قدیم سے ہی علم وفن کا گھوارہ رہا۔ مصر کی زرخیز زمین نے بڑے بڑے نامور سپوتوں کو جنم دیا جنھوں نے نہ صرف عرب دنیا بلکہ پوری دنیا میں عربی زبان وادب کا لوہا منوایا انہی یکتائے روز ہستیوں میں سے ایک ہمہ جہت ہستی انیس منصور کی بھی ہے۔

پیدائش: انیس منصور مصر کے ضلع دقہلیہ کے ایک گاؤں نوب طریف جو کہ منصورہ شہر کے قرب میں واقع ہے 18 اگست 1924ء کو پیدا ہوئے۔[1]، اس شہر کی طرف نسبت اور اس میں پیدائش ان پر اللہ کا ایک خصوصی فضل وکرم ہے جس پر جتنا بھی فخر کیا جائے کم ہے تبھی فخر کرتے ہوئے انیس منصور تحریر کرتے ہیں: "میں مصر کے شعر، ادب، فلسفہ اور موسیقی کے شہر میں پیدا ہوا، منصورہ فلاسفہ، ادباء اور شعراء[2] کی جائے پیدائش ہے۔"[3]

بچپن ولڑکپن: انیس منصور کا بچپن ایک جگہ نہیں گزرا بلکہ وہ اپنے والد صاحب (محمد منصور) کے ساتھ قریہ قریہ، بستی بستی، شہر شہر گھومتے رہے، کیونکہ ان کے والد اس زمانے میں عدلی پاشا یکن، عزالدین یکن اور نعمت ہانم یکن کے ہاں نگران کے طور پر فرائضِ منصبی کی انجام دہی پر مامور تھے۔[4]، ان تمام دنیاوی معاملات کے ساتھ ساتھ انیس منصور کے والد صوفیانہ شاعری اور قرآن کریم کی تلاوت کا بہت زیادہ شغف رکھتے تھے اور وہ یہی چاہتے تھے کہ ان کے بیٹے کی صحیح اسلامی بنیادوں پر تربیت ہو اپنے والد ماجد کی روحانی باتیں بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ: "میرے والد

صاحب کی آواز بہت پیاری تھی خصوصاجب وہ قرآن کی تلاوت کرتے یا فجر کی آذان دیتے، مزید لکھتے ہیں کہ : میرے والد صاحب نے مجھے یہ تاکید کی کہ رات کو سونے سے پہلے آیات کریمہ کی تلاوت کروں اور آیات کریمہ کو سونے تک بار بار دہراؤں، نیز میرے والد نے مجھے یہ بھی سکھایا کہ ان آیات کے حروف کو اللہ فرشتوں کے لشکر میں تبدیل کردیگا جو ساری رات میری حفاظت پر مامور ہوگا۔"(5) اپنے والد کے تلاوت کلام پاک کے شوق و ذوق پر روشنی ڈالتے ہوئے رقمطراز ہیں: "میرے والد اکثر اونچی آواز میں تلاوت کرتے تھے، ان کی آواز بہت دلنشین اور دلآویز تھی، بعض اوقات میں اپنے والد کو تلاوت کلام کرتے ہوئے روتا ہوا پاتا، جب وہ مجھے دیکھ لیتے تو اپنے آنسو پونچھ لیتے اور تلاوت جاری رکھتے۔"(6)

شاید یہی وجہ بنی کہ والد کے نقش قدم پر چلتے ہوئے انیس منصور کو بھی قرآن کریم کی تلاوت اور حفظ کلام پاک کا جنون کی حد تک شوق تھا، محمود فوزی لکھتے ہیں: "بالآخر انیس منصور نے قرآن کریم حفظ کر ہی لیا جب ان کی عمر صرف سات سال تھی۔"(7)، وہ خود بھی اس غیر معمولی واقعے پر روشنی ڈالتے ہوئے لکھتے ہیں کہ: "میں نے نوب طریف گاؤں میں حفظ قرآن مکمل کرلیا لیکن اس چھوٹی سی عبارت (میں نے حفظ قرآن مکمل کرلیا) کو پایہ تکمیل تک پہنچانے میں دو سال کا عرصہ لگا۔"(8)

تعلیم و تربیت: جیسا کہ ماقبل میں مذکور ہو چکا کہ انیس منصور کے والد خود بھی قرآن کریم سے شغف رکھتے تھے اور انھوں نے انیس منصور کو بھی بچپن سے ہی قرآن و قرآنی تعلیمات کا عادی اور دلدادہ بنانے میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھی جیسے وہ خود لکھتے ہیں: "جب میں نے سات سال کی عمر میں قرآن حفظ کرلیا تو میں قرآن سے صوفیاء کرام کے قصائد اور نبی کریم ﷺ کی مدح کی طرف منتقل ہو گیا، میں نے قصیدہ بردہ شریف - جو علامہ بوصیری کا تحریر کردہ ہے - حفظ کیا اور سینکڑوں ترجمہ شدہ ناول پڑھے، میں نے صرف بارہ سال کی ہی عمر میں لیوٹالسائی اور دستیوسکی جیسے ادباء کو پڑھ لیا تھا، کیا سب کو جو میں نے پڑھا وہ سمجھا بھی یا نہیں لیکن میں پڑھتا رہا، غور سے سنتا رہا اور مزید طلب کرتا رہا۔"(9)، یہی مطالعہ کتب ان کی طبیعت ثانیہ بن گئی۔ یہاں تک کہ وہ منصورہ سے قاہرہ اعلی تعلیم کے لئے منتقل ہوئے۔(10)، مزید براں ان کی تعلیم و تربیت نے بھی ان کے آگے پڑھنے میں خوب مدد کی اور ہمیشہ وہ ہم جماعتوں کے مقابلے میں برتر ہی رہے۔(11)

شخصیت: اپنے ماحول اور طرق ہائے نشو نما نے انیس منصور کو ایک منفرد شخصیت کا حامل فرد بنایا بچپن ہی سے ان کے والد ان کی تعلیم و تربیت کے از حد حریص تھے پھر باقی ماندہ کمی سفر وسیلہ ظفر نے پوری کی یوں وہ مختلف زبانوں، لہجات اور مختلف ثقافتوں سے واقف ہوئے انیس منصور خود رقمطراز ہیں: "ہر انسان اپنا بچپن اپنے سر پر اٹھائے پھرتا ہے

(تعلیم و تربیت کا بچپن ہی سے اثر ہوتا ہے) تبھی فرائیڈ لکھتا ہے کہ: جب انسان بہت زیادہ کار کن بن جائے تو وہ اپنے بچپن کی طرف لوٹ جاتا ہے، مطلب کہ وہ بڑا بچہ بن جاتا ہے۔"[12]

تعلیم و تربیت، معاشرے اور ماحول کا انسان کی کردار سازی اور بناوٹ پر کافی گہرا اثر ہوتا ہے جیسا کہ تربیت کے لئے معاشرتی بنیادوں کے بارے میں کہا گیا ہے: "انسان اور ماحول میں سے ہر ایک دوسرے پر اثر انداز ہوتے ہے، اور ماحول اور معاشرے کا انسان کی تربیت اور اس کی شخصیت کی بناوٹ پر بہت گہرا اثر ہوتا ہے۔"[13] لیکن انیس منصور لوگوں میں زیادہ گھلنا پسند نہیں کرتے تھے اور ان کی طبیعت میں لوگوں سے دوری اور خوف تھا اپنے بارے میں خود رقمطراز ہیں: "میں نے اپنے آپ کو پانے کے لئے لوگوں کی نظروں سے خود کو دور کر دیا، میں نے خود اپنے آپ کو خود اپنی ذات میں قید کر دیا، پس قیدی بھی میں تھا اور قید خانہ بھی میں۔"[14]

تدریس و شعبہ تدریس: جیسا کہ اوپر مذکور ہو چکا کہ انیس منصور کی طبیعت میں قدرت نے لوگوں سے دوری، خوف اور تنہائی ودیعت رکھ دی تھی اور لوگوں سے ملنا اور ایک ہی جگہ ملازمت کرنا انیس منصور کے لئے اکتاہٹ کا موجب بنتا جا رہا تھا۔ اور وہ تدریس کے شعبے کو چھوڑ کر صحافت کے شعبے کو پیشہ بنانے کے خواہشمند تھے اپنے بارے میں لکھتے ہیں: "وہ میری آزادی کا پہلا دن تھا، جب میں نے شعبہ ادب کے ڈائریکٹر ڈاکٹر مہدی علام کو لکھا کہ: میں ایک چھوٹی یونیورسٹی سے ایک بڑی یونیورسٹی کی طرف منتقل ہو رہا ہوں، پہلے میں ہزاروں طالب علموں کو مخاطب کر سکتا تھا لیکن اب میں لاکھوں طالب علموں کو مخاطب کر سکتا ہوں۔"[15]

مزید براں وہ تدریس کے شعبے کو چھوڑنے اور صحافت کو اپنانے کی وجہ بتاتے ہوئے لکھتے ہیں: "میں سات سال شعبہ ادب میں قدیم یونانی فلسفہ، جدید فلسفہ، اور فلسفہ وجود پڑھاتا رہا، لیکن میں نے طے کیا کہ اب مجھے مزید شعبہ تدریس سے وابسطہ نہیں رہنا چاہئے، کیونکہ نہ تو میں اسے پسند کرتا ہوں اور نہ ہی اس فرض منصبی کی انجام دہی کی استطاعت وطاقت میرے اندر موجود ہے، میں اب مکمل آزادی چاہتا ہوں کیونکہ یہاں پابندیاں کافی ہیں میری عقل، میرا دل، میری زبان غرض میرے ہاتھ پاؤں سب قید میں ہیں، بچپن، دین اور فلسفے کی قید میں، محبت، پسند، ایمان اور فکر کی قید میں، میں ان انسانوں اور بتوں (کی قید) کو مٹانا چاہتا ہوں لیکن مجھ میں طاقت نہیں تھی۔"[16]

انیس منصور کی ادبی زندگی کے عناصر

انیس منصور کی ادبی کی تکوین اور بناوٹ میں لاتعداد عناصر کار فرما نظر آتے ہیں جن میں سے چند درج ذیل ہیں:

1۔ **بچپن وتربیت:** جیسا کہ ماقبل میں ذکر ہو چکا ہے کہ انیس منصور کی تربیت ایک عظیم والد اور ایک باحوصلہ والدہ کے زیرِ سایہ ہوئی تبھی ہمیں ان کی ابتدائی تربیت کا رنگ ان کی زندگی میں نظر آتا ہے۔ اسی تربیت کو مد نظر رکھتے ہوئے مائیکل کارڈیس لکھتے ہیں: "ادباء کے ہاں وسعت نظر و قوت فکر میں ہمیشہ ماحول کا اثر نظر آتا ہے جو کہ ادیب کی ادبی زندگی میں جدت اور نئی سوچ کو جنم دیتی ہے۔ پس قدرتی ماحول جیسا کہ طرز معاشرت ادیب کو روحانی اور فکری غذا بہم پہنچاتے رہتے ہیں جبکہ ثقافتی ماحول نئے افکار اور سمجھ بوجھ عطا کرتا ہے۔"[17]

2۔ **تعلیم:** یونیورسٹی کی تعلیم نے انیس منصور کی پوشیدہ صلاحیتوں کو ابھارا اور انہیں آگے بڑھنے کا نہ صرف موقع دیا بلکہ حوصلہ بھی مرحمت کیا، وہ اپنے شعبہ میں فلسفہ کے واحد طالب علم تھے جو کہ ڈاکٹر منصور مہنی کے زیر نگرانی امتیازی نمبرات سے کامیاب ہوئے۔[18]، انیس منصور کی مؤلفات میں اس معاشرتی اور سیاسی ماحول کا کافی اثر نظر آتا ہے جس سے وہ اعلیٰ تعلیم کے دوران متاثر ہوئے۔

3۔ **ملازمت اور پیشہ:** اگرچہ انیس منصور ابتداء سے تعلیم وتدریس کے شعبے سے منسلک رہے لیکن اپنی فکری آزادی کے پیشِ نظر انہوں نے اس پیشے کو خیر آباد کہا اور صحافت کے پیشے میں قدم رکھا، اس شعبے کی بدولت انیس منصور نے زندگی کے ہر جہت اور ہر شعبے کو بنظرِ غائر دیکھا اور پرکھا اسی وجہ سے زندگی کی مختلف جہتوں کے بارے میں ان کی مؤلفات کی تعداد 200 کے قریب ہے۔[19]

4۔ **کثرت مطالعہ:** کتابوں کا مطالعہ کرنا اور نئی چیزوں کے بارے میں معلومات اکھٹا کرنا، انیس منصور کی رگوں میں خون کی طرح گردش کرتے رہے، اپنے بارے میں تحریر کرتے ہیں کہ: "جب مجھے پڑھنا نہیں آتا تھا تو میں کتاب ہاتھ میں لیکر الٹا پلٹتا رہتا تھا۔"[20]، مزید لکھتے ہیں: "کتاب کی حیثیت میرے لئے ایسی ہی ہے جیسے مچھلی کے لئے پانی، جب میں کتاب سے دور ہوتا ہوں تو میرا دم گھٹتا ہے۔"[21]، یہاں تک کہ عربی ادب کے مشہور ادیب اور جدید عربی ادب کے بانی ڈاکٹر طہ حسین ان کے بارے میں لکھتے ہیں کہ: "وہ مصر میں سب سے زیادہ مطالعہ کرنے والے ہیں۔"[22]

5۔ **ذاتی لائبریری:** انیس منصور کو کتابوں کے ساتھ جنون کی حد تک لگاؤ اور محبت تھی یہاں تک کہ انکی ذاتی لائبریری میں سات مختلف زبانوں کی ستر ہزار سے زیادہ کتابیں تھیں[23]، اور ان کتابوں کا ان کی مؤلفات، انکی فکر وثقافت پر بڑا گہرا اثر رہا، وہ خود رقمطراز ہیں کہ: "جس طرح پرندوں کے اڑنے کے پر ہوتے ہیں اور مچھلیوں کے تیرنے کے لئے پر ہوتے ہیں، اسی طرح میری آنکھیں ہیں تاکہ میں پڑھوں، پڑھوں اور خوب پڑھوں۔"[24]

6۔ مختلف زبانیں: کسی بھی قوم کے ادب، ثقافت، معاشرے اور سیاست وغیرہ سے واقفیت کے لئے ضروری ہے کہ اس قوم کی زبان پر عبور حاصل ہو، انیس منصور نے بھی اسی مقصد کے تحت مختلف زبانیں سیکھنا شروع کر دیں، سب سے پہلی غیر ملکی زبان جو انہوں نے جرمنی زبان سیکھی۔[25]، لہذا انہوں نے 8 سے زائد غیر ملکی زبانوں پر عبور حاصل کیا، جن میں سے فرانسیسی، انگریزی، اطالوی، عبرانی، یونانی، جرمنی اور عربی وغیرہ شامل ہیں، یہودیوں کی ریشہ دوانیوں سے واقفیت کے لئے انھوں نے نہ صرف عبرانی زبان پر دسترس حاصل کی بلکہ عرب دنیا میں ایک نعرہ بلند کیا کہ "اپنے دشمن کو پہچانو،" اور یہ پہچان ان کی زبان کی پہچان کے بغیر ناممکن ہے۔[26]

7۔ اسفار: سفر کو یوں بھی وسیلہ ظفر کہا گیا ہے، انیس منصور نے بھی جونہی آنکھ کھولی سفر اور ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہونا ان کی زندگی کا جزء لاینفک بنا رہا، وہ اپنے اسفار کے بارے میں خود رقمطراز ہیں: "میں ایک جگہ سے دوسری جگہ اور ایک مفکر سے ادیب کی طرف منتقل ہوتا رہا، جس طرح کوئی شخص اپنی انگلیوں کے ذریعے کسی کتاب کی ورق گردانی کرتا ہے میں اسی طرح اپنی آنکھوں اور پاؤں کے ذریعے مختلف علاقوں کو جانچتا رہا، میں ہمیشہ سفر میں رہا، میں عجیب وغریب ممالک اور حیرت انگیز واقعات کا مشاہدہ کر کے حیران ہوا، اور یہی حیرانی معرفت و پہچان کی ابتداء ہوتی ہے اور اس معرفت کی کوئی انتہا نہیں۔"[27]، مزید اپنے اسفار کی کثرت کے بارے میں رقمطراز ہے: "میں سفید سے کالے اور پیلے (چین، جاپان، کوریا وغیرہ کے لوگ) کی طرف، اور موتیوں سے آتش فشاؤں کی طرف، اور گرم سے سرد کی طرف منتقل ہوتا رہا۔"[28]

8۔ شخصیات: شاید ہی کوئی انسان ایسا ہو جو زندگی میں کسی سے متاثر نہ ہوا ہو، وہ جس حد تک دوسرے سے متاثر ہوتا ہے اس کا رنگ اور پر تو اس متاثر شدہ شخص میں نظر آتا ہے، نیز جو اپنی زندگی میں مختلف النوع لوگوں سے متاثر ہوا اس کی زندگی بھی مختلف النوع کمالات کا مجموعہ ہوتی ہے۔

انیس منصور عربی زبان کے جن ادبی و علمی شخصیات سے متاثر ہوئے ان میں سے عباس محمود عقاد[29]، احمد حسن زیات[30]، محمد حسین ھیکل[31]، توفیق حکیم[32] اور ڈاکٹر طہ حسین[33] کا نام قابل ذکر ہے۔[34]، نیز غیر عرب علمی ادبی شخصیات جن سے انیس منصور متاثر ہوا ان میں سے چند ایک یہ ہیں، مارٹن ہیڈ گر[35]، جان بول سارٹر[36]، ویل ڈیورانٹ[37] اور البرٹو موراویا[38] وغیرہ قابل ذکر ہیں۔

انیس منصور بحیثیت سفر نامہ نگار

انیس منصور ایک ہمہ جہت شخصیت کے مالک ہیں بلکہ اگر ان کو انسائکلوپیڈیا کہا جائے تو بے جا نہیں ہوگا، اللہ تعالی نے انہیں علم و فن کا ایسا دھنی بنایا جسکی مثال تاریخ کے اوراق میں کم ہی نظر آتی ہے، یوں تو ان کی علمی و ادبی کتابوں کی تعداد 200 سے زیادہ ہے تبھی ان کے بارے میں کہا گیا ہے "وہ کھانے پینے، سونے اور زندگی گزارنے سے زیادہ لکھتا اور پڑھتا ہے۔"[39]، ان کے ادبی و فنی جہتوں میں سے صرف ایک جہت سفر نامہ نگاری کا مختصر تعارف ذیل میں پیش کیا جا رہا ہے: انیس منصور بیسوی صدی کے نصف آخر کے مشہور سفر نامہ نگاروں میں سے ایک ہیں انہوں نے سفر نامے کو نئی جہتوں سے روشناس کرایا اور دینی، سیاسی، خیالی اور سیاحتی اور حقیقی سفر نامے تحریر کئے۔ان کے سفر نامے مندرجہ ذیل ہیں۔

1. **دنیا کے گرد 200 دنوں میں (حول العالم في ٢٠٠ يوم):** انیس منصور کے تمام علمی و ادبی کاوشوں کو اگر ترازو کے ایک پلڑے میں رکھ دیا جائے تو شہرت اور قبولیت کے اعتبار سے اس سفر نامے کا پلڑا بھاری اور جھکا رہے گا، یہ سفر نامہ پانچ برآعظموں کے تیرہ سے زیادہ ممالک کے حالات و واقعات و مشاہدات پر مشتمل ہے تقریبا (228) دن کا سفر 1959ء کو یہ سفر وقوع پذیر ہوا، اور عرب دنیا میں انیس منصور وہ پہلے سفر نامہ نگار ہیں جن کو سفر نامے کی وجہ سے سٹیٹ ایوارڈ 1963ء میں ملا۔ محمود فوزی اس سفر نامے کی شہرت کے بارے میں رقمطراز ہیں کہ: "یونیسکو کی رپورٹ کے مطابق عربی ادب کی کتابوں میں سے یہ سفر نامہ سب سے زیادہ فروخت ہوا۔"[40]، جس کے تیس سے زیادہ ایڈیشن خود انکی حیات میں ہی ہاتھوں ہاتھ فروخت ہوئے، قبولیت عامہ کا یہ حال تھا کہ پہلے دو ایڈیشن صرف پندرہ دنوں میں بازار ادب سے غائب ہوئے۔ مزید براں وہ لکھتے ہیں: "انیس منصور ہی جدید عربی سفر نامے کے بانی ہیں کیونکہ اس کاوش کے بعد سفر نامہ اپنے قدموں پر کھڑا ہو گیا۔"[41]

2. **انجان ممالک میں اجنبی (غريب في بلاد غريبة):**

انیس منصور کا یہ سفر نامہ دراصل ان 4 سفر ناموں کا مجموعہ ہے:

- اللہ کے تخلیق کردہ ممالک (بلاد الله خلق الله).
- ماسکو سے نیک خواہشات (أطيب تحياتي من موسكو).
- وہ نامعلوم یمن (اليمن ذلك المجهول).

اور

- جزائر بیضاء میں چند دن (أيام في الجزائر البيضاء).

ان سفر ناموں کا مختصر تعارف ذیل میں مذکور ہے۔

3. **اللہ کے تخلیق کردہ ممالک (بلاد الله خلق الله):** انیس منصور سفر کا دلدادہ اور علم و فن پیاسا اور نئی دنیا دیکھنے اور اسے اپنی بصیرت اور بصارت کے پیمانے پر تولنے کا ہمیشہ سے مشتاق رہا ہے، اس سفر نامے کی ابتداء میں انیس منصور کونگو کی طرف ایک فوجی جہاز میں سفر کرتا ہے جس کی تفصیلی جزئیات کو اس سفر نامے کے پہلے حصے میں ذکر کیا ہے، نیز افریقی ممالک کی جغرافیائی، سیاسی معاشی اور معاشرتی حالت پر بھی روشنی ڈالی ہے، اسی سفر نامے میں انیس منصور قاہرہ آنے کے بعد ایک بار پھر جرمنی، نمسا (آسٹریا)، اٹلی اور سوئزرلینڈ کے اسفار پر روانہ ہوا، جن کے حالات اور واقعات کو تفصیل سے ذکر کیا ہے، جرمنی اور اٹلی کی جانب یہ انیس منصور کا اٹھارہواں سفر تھا۔

4. **ماسکو سے نیک خواہشات (أطيب تحياتي من موسكو):** یہ سفر نامہ روس اور خصوصا ماسکو کے سفری مشاہدات اور تجربات کا ایک بہت بہترین تجزیہ ہے، نیز پہلی اور دوسری جنگ عظیم کی تباہ کاریوں اور یہودیوں کی ریشہ دوانیوں کو بھی خوب واشگاف الفاظ میں بیان کیا ہے، روس کی رنگینیوں، رنگ برنگ ثقافتوں اور بے کراں وسعتوں نے انیس منصور کو ورطہ حیرت میں ڈالا ہوا ہے، روس اور اہل روس کے بارے میں اپنی رائے دیتے ہوئے لکھتا ہے: "پس ان روسیوں میں سفید، پیلے، سانولے اور سرخ ہر طرح کے لوگ ہیں، سب کے سب ایک ملک کی پیداوار ہیں، ان کے ملک میں 18 مختلف جمہوریتیں اور دسیوں زبانیں ہیں لیکن اس کے باوجود سب سوویت یونین کے دلدادہ ہیں۔"[42]، یہ سفر ماسکو سے ہوتا ہوا طاشقند، بخارا اور سمرقند کی طرف وقوع پذیر ہوتا ہے، جس میں انیس منصور امام بخاریؒ، بو علی سینا اور ابو بکر الخوارزمیؒ کا تذکرہ اور علمی کارناموں کی طرف اشارہ کرتا ہے۔

5. **وہ بھولا بسرا یمن (اليمن ذلك المجهول):** یمن کی تاریخ بہت قدیم ہے اور مختلف اخبارات اور کتب پڑھنے کے بعد انیس منصور کو یمن دیکھنے اور یمنی لوگوں کو پرکھنے کا خیال آیا اور یوں انیس منصور یمن پہنچ گئے، انیس منصور نے یمن کی قدیم تاریخ اور جدید رہن سہن کے بارے میں تفصیلی بحث و وضاحت کی ہے لیکن پھر بھی یمن کی وسعتوں اور قدرتی وسائل کا مکمل بیان ممکن نہیں جس کے بارے میں ڈاکٹر سید حامد النساج انیس منصور کے زبانی رقمطراز ہے: "یمن کے بارے میں بہت ساری کتابیں پڑھنے اور اس اس میں چند دن گزارنے نے میرے اندر اتنی قدرت پیدا نہیں کی کہ میں یمن کے پہاڑوں، اس کی وادیوں، شہروں، باشندوں اور ان کی عادات، رسم و رواج اور مشکلات کے بارے میں مکمل طور پر جان سکوں۔"[43]، انیس منصور نے اپنی طرف سے یمن کے سیاسی، ثقافتی، معاشی اور معاشرتی حالات کو ناقدانہ اور منصفانہ انداز سے پیش کیا۔

6. **جزائر بیضاء میں چند دن(أيام في الجزائر البيضاء):** ایک مختصر اور سیاسی نوعیت کا سفر نامہ ہے، انیس منصور مصر کے صدر انور سادات کے جزائر بیضاء کے دورے سے پہلے حالات کا جائزہ لینے گئے تھے—اور یہ جزائر بیضاء کی جانب انیس منصور کا پہلا سفر تھا۔ جس کا وہ خود تذکرہ کرتے ہیں کہ: "ہم انور سادات کی سفر سے پہلے بطور تمہید (حالات کا جائزہ لینے کے لئے) یہاں آئے تھے۔"[44]، اس کے ساتھ ساتھ انیس منصور نے الجزائر کے قدرتی وسائل، باشندوں، تیل کی کثرت اور پانی کی قلت کا خوب ذکر کیا ہے۔

7. **ہمارے سامنے چاند نکلا(طلع البدر علينا):** کسی بھی سفر نامہ نگار کی زندگی کا سب سے مشکل مرحلہ حرمین شریفین کی زیارت کے موقع پر اپنے خیالات، احساسات اور کیفیات کا استقصاء کرنا ہوتا ہے، ایک انجانی سی خوشی لیکن ایک انجانا سا خوف دامن گیر ہو جاتا ہے، یہی کیفیت انیس منصور کی بھی ہے، جس کی طرف انیس منصور اشارہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ: "میں اپنے احساسات کو بیان کرنے کی کوشش کرنا چاہتا ہوں جب میں حج کی تیاری کی، احرام باندھا، جب میں تنہا ہوا تو دن رات کی ٹھنڈک میں نے محسوس کی۔"[45]، اس ایمانی، دینی اور فکری سفر نامے میں انیس منصور اپنے حج کے واقعات اور اپنے احساسات کا ذکر کرتے ہیں۔

8. **آپ جاپان اور دوسرے ممالک میں(أنت في اليابان وبلاد أخرى):** انیس منصور نے چار دفعہ جاپان کا سفر کیا اور ہر دفعہ جاپانیوں کی فہم و فراست سے حیران اور مبہوت ہوئے بغیر نہ رہ سکا، جاپان کی تعریف کرتے ہوئے رقمطراز ہے کہ: جاپان ایک ایسا ملک ہے جو اپنی تینوں جہتوں—ترقی، قلیل رقبہ اور مہارت—میں پوری دنیا میں ایک ممتاز مقام کا حامل ہے، جاپان ہر نگاہ و عقل کے لئے ایک جیتی جاگتی حقیقت اور ہر سیاح، محقق اور سیکھنے والے کے لیے لذت کا سامان ہے۔[46] جاپان کے ساتھ ساتھ انیس منصور نے اسی سفر نامے میں لبنان، قبرص، تھائی لینڈ اور لیبریا وغیرہ کا تذکرہ بھی کیا ہے۔

9. **تاریخ کے حیرت انگیز سفر نامے (أعجب الرحلات في التاريخ):** انیس منصور کے خیالی سفر نامے کے میدان میں ایک بہترین اور اچھوتا تجربہ ہے، اس سفر نامے کو انیس نے دو جلدوں میں مرتب کیا ہے اور 52 عنوانات کے تحت 47 قدیم و جدید مختلف سفر ناموں کا جائزہ پیش کیا ہے۔ خوبصورت اور دیدہ زیب عنوانات لکھ کر قاری کی توجہ اپنی طرف مبذول کرنے کی کوشش کی ہے، جیسا کہ دلائی لاما کے تبت سے ہندوستان کی طرف فرار ہونے کا نقشہ کھینچتے ہوئے لکھتا ہے: "مقدس خدا کو پکڑو جو سونا چوری کر کے بھاگ گیا ہے۔"[47]، اور اس کتاب کے آخر میں 6 عنوانات کے تحت اپنا سفر نامہ ایران بھی ذکر کیا ہے۔

وفات: انیس منصور تقریباً 87 سال زندگی کی بہاریں دیکھنے کے بعد جمعہ کی صبح، گیارہ اکتوبر 2011ء کو اس دار فانی سے رخصت ہو گئے۔[48]

﴿کتابیات﴾

١- أخبار عكاظ، ٥ مارس- ٢٠١٦م.

٢- أدباء في صور صحفية، محمد نصر، مصر — ١٩٦٥م.

٣- الأدب وفنونه، الدكتور عز الدين إسماعيل، دار الفكر العربي- القاهرة، ط- ١/ ١٩٨٣م.

٤- الأسس الإجماعية للتربية، د. محمد لبيب النجيحى، مكتبة الانجلو المصرية- القاهرة، ط /٣، ١٩٧١م.

٥- أطيب تحياتي من موسكو، أنيس منصور، شركة الطباعة للنهضة والنشر والتوزيع، ط/ ٩، جنورى ٢٠١٠م.

٦- أعجب الرحلات في التاريخ، أنيس منصور، مطابع الأهرام التجارية — القليوبية، مصر ، ط/ ١٣، ١٩٩٥م.

٧- أنا، عباس محمود العقاد، دار المعارف العربية — القاهرة، ط/١، د ت.

٨- أنت في اليابان وبلاد أخرى، أنيس منصور، المكتب المصرى الحديث، د ط، د ت.

٩- أنيس منصور حياته وأدبه، مأمون غريب، المكتبة العصرية، بيروت — لبنان.

١٠- أنيس منصور دراسة نقدية لكتاباته حول الرحلة والسيرة الذاتية، (مقالہ پی ایچ ڈی عربی)، مقالہ نگار: ایاز احمد، نگران: ڈاکٹر محمد عفان، شعبہ عربی زبان وادب، باباغلام شاہ بادشاہ یونیورسٹی، جموں وکشمیر، 2016ء بمطابق 1437ھ۔

١١- أنيس منصور مفكرا وفيلسوفا، لوسي يعقوب، الدار المصرية اللبنانية، ط /١، ١٩٩٤ء -١٤١٤ هـ.

١٢- أيام في الجزائر البيضاء (غريب في بلاد غريبة)، أنيس منصور، شركة النهضة للطباعة والنشر والتوزيع، ط/ ٩، يناير ٢٠١٠م.

١٣- البقية في حياتي، أنيس منصور، المكتب المصري الحديث، دار الشروق - القاهرة، ط/ ٢، ١٩٩٣م.

١٤- رواد أعلام الدقهلية، علي إمبابي، مكتبة الإيمان - القاهرة، ١٩٩١م.

١٥- ساعات بلا عقارب، أنيس منصور، دار النهضة مصر للطباعة والنشر والتوزيع — القاهرة، ط/ ١، ٢٠٠٧ م.

١٦- طلع البدر علينا، أنيس منصور، المكتب المصري الحديث، ط/ ١- ١١ ربيع الأول/ ١٣٩٥هـ- ٢٥ مارس/ ١٩٧٥م.

١٧- عاشوا في حياتي، أنيس منصور، المكتب المصرى الحديث- مصر، ط/ ١، د.ت.

١٨- في صالون العقاد —كانت لنا أيام، أنيس منصور، دار الشروق- مصر، ط/ ٣- ١٩٨٣م.

١٩- القلق والاغتراب والقدرية، ثلاثية أنيس منصور، محمود فوزي، ط/١، يناير- ١٩٨٦م.

٢٠- كتاب عن كتب، أنيس منصور، غلاف الكتاب: د. طه حسين، دار الشروق- مصر، ط / ٢- ١٩٩٣م.

٢١- لأول مرة، أنيس منصور، دار الشروق- القاهرة، ط/ ٢، ١٤١٧هـ - ١٩٩٧م.

٢٢- لماذا ينفرد الإنسان بالثقافة، مايكل كارديس، الترجمة: شوقي جلال، المجلس الوطني للثقافة — الكويت، ١٩٩٨م.

٢٣- مجلة الرياض، ٢٥ ديسمبر ٢٠١١ م.

٢٤- مشوار كتب الرحلة قديما وحديثا، د. سيد حامد النساج، مكتب الغريب (الهيئة العامة لمكتبة الإسكندرية).

٢٥- مع الآخرين، أنيس منصور، دار المعارف- مصر، ط/ ١- ١٩٦٦م.

٢٦- المقال الأدبي وتطوره، السيد مرسي أبو ذكرى (كلية اللغة العربية– جامعة الأزهر)، مكتبة لسان العرب (دار المعارف)- القاهرة، ط/ ١٩٨١ -١٩٨٢م.

٢٧- المواقف، أنيس منصور، مكتبة مدبولي - القاهرة، ط / ١، يناير ١٩٨٨م.

٢٨- نجوم شارع الصحافة، حازم علي فودة، أخبار اليوم- مصر.

حواشی (References)

(١) فوزي، محمود: القلق والاغتراب والقدرية، ثلاثية أنيس منصور، ص: ٢٠.

Faūzī, Maḥmūd: Al-qalq Wāl ighterāb Wālqadrīï, Thulāthīï Anīs Manṣūr, P: 20.

(٢) فلاسفہ میں سے چند مشہور: سید فہم لطفی، عبدالرحمن بدوی اور زکی نجیب محمود، اور ادباء میں سے: فہم علی پاشا مبارک، محمد حسین ھیکل پاشا، احمد حسن الزیات اور رشاد رشدی، جبکہ شعراء میں سے: فہم علی محمود طہ، الھمشری، کامل الشناوی اور صالح جودت وغیرہ قابل ذکر نام ہیں۔ مزید تفصیل کیلئے:

منصور، أنيس: عاشوا في حياتي، ص: ٣٤٤- ٣٤٥.

Manṣūr, Anīs: Aāšhu Fī Hayātī, P: 344-345.

(٣) المصدر نفسه، ص: ٣٤٥.

Ibid. P: 345.

(٤) غريب، مأمون: أنيس منصور حياته وأدبه، ص: ١٥.

إمبابي، علي: رواد أعلام الدقهلية، ص: ١٣٧ – ١٤٣.

منصور، أنيس: عاشوا في حياتي، ص: ١٩.

Ġharib, Māmūn: Anis Manṣūr ḥayātuhū Wa Adabuh, P: 15.
Imbābī, Alī: Ruwwād Aʿlām Al-daqhalīaï, P: 137-143.
Manṣūr, Anīs: Aāšhu Fī Hayātī, P: 19.

(٥) منصور، أنيس: البقية في حياتي، ص: ٨٥.

منصور، أنيس: عاشوا في حياتي، ص: ٢٤٢.

Manṣūr, Anīs: Al-baqīaï Fī ḥayātī, P: 85.
Manṣūr, Anīs: Aāšhu Fī Hayātī, P: 242.

(٦) منصور، أنيس: طلع البدر علينا، ص: ٣٦.

Manṣūr, Anīs: Talʿ Al-badru Alaīnā, P: 36.

(٧) فوزي، محمود: القلق والاغتراب والقدرية، ثلاثية أنيس منصور، ص: ٢٤.

غريب، مأمون: أنيس منصور حياته وأدبه، ص: ٧٤.

Faūzī, Maḥmūd: Al-qalaq Wāl ighterāb Wālqadarīaï, Thulāthīaï Anīs Manṣūr, P: 24.
Ġharib, Māmūn: Anis Manṣūr ḥayātuhū Wa Adabuh, P: 74.

(٨) منصور، أنيس: ساعات بلا عقارب، ص: ١٨.

منصور، أنيس: في صالون العقاد كانت لنا أيام، ص: ٥٤.

Manṣūr, Anīs: Sāʿāt Belā ʿAqāreb, P: 18.
Manṣūr, Anīs: Fī Sālūn Al-aʿqqād Kānat lanā aīām, P: 54.

(٩) منصور، أنيس: مواقف، ١/٤٦٠.

منصور، أنيس: عاشوا في حياتي، ص: ٨.

Manṣūr, Anīs: Mawāqef, 1: 460.
Manṣūr, Anīs: Aāšhu Fī Hayātī, P: 8.

(۱۰) اپنے بہن بھائیوں میں انیس منصور پڑھنے لکھنے میں سب سے آگے تھے تبھی قاہرہ جانے کے لئے ان کا ساتھ دینے میں ان کی والدہ کا کردار بہت اہم رہا۔ مزید تفاصیل کے لئے ملاحظہ ہو: فوزي، محمود: القلق والاغتراب والقدرية، ثلاثية أنيس منصور، ص: ٣٢.

Faūzī, Maḥmūd: Al-qalaq Wāl iġhterāb Wālqadarīaẗ, Thulāṯhīaẗ Anīs Manṣūr, P: 32.

(۱۱) مزید تفصیلات کے لئے مراجعت: غريب، مأمون: أنيس منصور حياته وأدبه، ص: ١٥.

إمبابي، علي: رواد أعلام الدقهلية، ص: ١٣٧-١٤٣.

منصور، أنيس: عاشوا في حياتي، ص: ١٩.

Ġharib, Māmūn: Anis Manṣūr ḥayātuhū Wa Adabuh, P: 15.
Imbābī Alī: Ruwwād Aʿlām Al-daqahalīaẗ, P: 137-143.
Manṣūr, Anīs: Aāšhu Fī Hayātī, P: 19.

(۱۲) منصور، أنيس: مع الآخرين، ص: ١٩.

Manṣūr, Anīs: Maʿ Al-ʾākẖren, P: 19.

(۱۳) النجيحي، د. محمد لبيب: الأسس الإجماعية للتربية، ص: ٦١.

العقاد، عباس محمود: أنا (میں)، ص: ١٦٨.

اور مزید تفصیل کے لیے: إسماعيل، د.عز الدين: الأدب وفنونه، ص: ٢١٣.

Al-nnağiḥi, Dr. Muḥammad Labib: Al-ʾUsus Al-iğmāʿīaẗ leltarbīaẗ, P: 61.
Al ʿAqqād, ʿAbbās Maḥmūd: Anā, P: 168.
Esmāʿl, Dr. Ezz Alddin: Al-ʾadab Wa funūnuh, P: 213.

(۱۴) يعقوب، لوسي: أنيس منصور مفكرا وفيلسوفا، ص: ٨٧.

Yaqūb, Lūsi: Anīs Manṣūr Mufakkerān Wa Failasūfān, P: 87.

(۱۵) منصور، أنيس: أنت في اليابان وبلاد أخرى (سفرنامہ جاپان)، ص: ١٥٣.

Manṣūr, Anīs: Anta Fī Al-Yābān Wa belād Ukẖra, P: 153.

(۱۶) منصور، أنيس: البقية في حياتي، ص: ١٧٦.

Manṣūr, Anīs: Al-baqīaẗ Fī ḥayātī, P: 176.

(۱۷) كارديس، مايكل: لماذا ينفرد الإنسان بالثقافة، ترجمة: شوقي جلال، ص: ٨-٩.

Kārdes Māikal: Lemāḏhā Yanfaredu Al-insānu Belṯhqāfaẗ, P: 8-9.

(۱۸) فوزي محمود: القلق والاغتراب والقدرية، ثلاثية أنيس منصور، ص: ٣٢- ٣٣.

Faūzī, Maḥmūd: Al-qalaq Wāl iġhterāb Wālqadarīaẗ, Thulāṯhīẗ Anīs Manṣūr, P: 32-33.

(۱۹) غريب، مأمون: أنيس منصور حياته وأدبه، ص: ١١٩.

Ġharib, Māmūn: Anis Manṣūr ḥayātuhū Wa Adabuh, P: 119.

(۲۰) منصور، أنيس: البقية في حياتي، ص: ٨٠.

Manṣūr, Anīs: Al-baqīaẗ Fī ḥayātī, P: 80.

(۲۱) منصور، أنيس: لأول مرة، ص: ٧١.

Manṣūr, Anīs: Le ʾAūl Marraï, P: 71.

(٢٢) حسین،ڈاکٹرطہ: سرورق "كتاب عن كتب".

Hussain, Dr. Taha: Ketābun ʿAn Kutub.

(٢٣) غريب، مأمون: أنيس منصور حياته وأدبه، ص: ١١٩.

Ġharib, Māmūn: Anis Manṣūr ḥayātuhū Wa Adabuh, P: 119.

(٢٤) منصور، أنيس: عاشوا في حياتي، ص: ٦٧٢.

Manṣūr, Anīs: Aāšhu Fī Hayātī, P: 672.

(٢٥) منصور، أنيس: لأول مرة، ص: ٦١.

فوزي، محمود: القلق والاغتراب والقدرية، ثلاثية أنيس منصور، ص: ١١.

Manṣūr, Anīs: Le ʾAūl Marraï, P: 61.
Faūzī, Maḥmūd: Al-qalaq Wāl iġhterāb Wālqadrīï, Thulāṯhīaï Anīs Manṣūr, P: 11.

(٢٦) منصور، أنيس: عاشوا في حياتي، ص: ٢٦.

Manṣūr, Anīs: Aāšhu Fī Hayātī (P: 26).

(٢٧) أيضا: ص: ١١ – ١٣.

Ibid, P: 11-13.

(٢٨) منصور، أنيس: مع الآخرين، ص: ١٦.

Manṣūr, Anīs: Maʿ Al-ʾākẖren, P: 16.

(٢٩) عباس محمود العقاد:(1889ء-1964ء) مصر کے مشہور ادیب مفکر شاعر اور کالم نگار تھے،انیس منصور ان سے بہت متاثر تھے یہاں تک کہ ان کے بارے میں کتاب بنام(في صالون العقاد كانت لنا أيام، تأليف: أنيس منصور، دار الشروق - مصر) لکھی۔

Manṣūr, Anīs: Fī Sālūn Al-aʿqqād Kānat Lanā aīām.

(٣٠) احمد حسن الزیات:(1885ء–1968ء) مصر کے جدید ادب کے بانیوں میں سے شمار ہوتے ہیں، خصوصا صحافت کی تاریخ مرتب کرنے میں ان کا بہت عمل دخل رہا اور ان کے ادب اور تنقید پر بہت بیش بہا مقالات موجود ہیں۔مزید تفاصیل کے لئے ملاحظہ ہو:

أبو ذكرى، السيد مرسي: المقال الأدبي وتطوره، ص: ١٩٩-٢٠٠.

Abū Dhkra, Al-ssaīd Mursī: Al-maqāl Al-ʾadabī Wa taṭūruh, P: 199-200.

(٣١) محمد حسین ھیکل: مصر کے ایک شاعر،ادیب اور سیاست دان تھے۔محمد حسین ہیکل کی پیدائش 20اگست 1888ء بمطابق 12ذوالحج 1305ھ میں حنین الحضراء مصر میں اور ان کی وفات سوموار 5جمادی الاول 1376ھ بمطابق 8دسمبر 1956ء میں ہوئی جب انکی عمر 68سال تھی۔

Muhammad Hussain Haikal.

(٣٢) توفیق الحکیم:(9اکتوبر 1898ء بمطابق 1315ھ اسکندریہ–26جولائی 1987ء بمطابق 1407ھ قاہرہ) جدید عربی ادب خصوصا عربی ناول نگاری اور ڈرامہ نگاری کے بانیوں میں شمار ہوتے ہیں۔

Taufiq Al-hakim.

(٣٣) طہ حسین:(15نومبر 1889ء–28اکتوبر 1972ء) نابینا ہونے کے باوجود آپ نے ادبی وعلمی میدان میں کارہائے نمایاں سرانجام دیے،آپ ماہر لسانیات، مؤرخ، مترجم، مصنف، کالم نگار، سیاست دان اور پروفیسر تھے، عربی، فرانسیسی اور لاطینی زبانوں پر آپ کو مکمل عبور حاصل تھا۔83سال زندگی کی بہاریں گزارنے کے بعد قاہرہ–مصر میں وفات پائی۔

Dr. Taha Hussain.

(۳٤) نصر، محمد: أدباء في صور صحفية، ص: ١٦٣.

Naṣr, Muḥmmad: Udabā᾽ Fī Suwar Saḥafiat, P: 163.

(۳۵) مارٹن میڈ گر:(26ستمبر1889ء-1976ء) جرمنی سے تعلق رکھنے والا ایک مشہور زمانہ جدید فلسفے کا بانی خصوصاً فینیولوجی اور وجودیت میں اپنی شراکت کے لیے مشہور ہیں۔آپ کے چند اہم کاموں میں " کانٹ اور استعاریاتی مسائل"(1929)،"ہرڈرلن کی شاعری کی توضیح"(1944)،"مابعدالطبیعیات کا تعارف"(1953)،"نِٹشے"(1961) شامل ہیں۔مزید تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو: منصور، أنيس: عاشوا في حياتي، ص: ٦٧٤.

Manṣūr, Anīs: Aāšhu Fī Hayātī, P: 674.

(۳٦) جان پول سارٹر:(1905ء–1980ء)، فرانس کے مشہور ادیب اور فلسفی جو کہ فرانسیسی فلسفہ وجودیت کے بانیوں میں سے ہیں، مزید تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو: إسماعيل، د. عز الدين: الأدب وفنونه، ص: ٤٨.

Esmāʿl, Dr. Ezz Alddin: Al-᾽adab Wa funūnuh, P: 48.

(۳۷) ویل ڈیورانٹ:ول ڈیورانٹ نارتھ ایڈمز میساچوسٹس(5نومبر1885ء-7نومبر 1981ء)،امریکا میں پیدا ہوئے۔وہ ایک مورخ اور فلسفی تھا جس نے 11 جلدوں میں تہذیب کی کہانی لکھی اور 1968ء میں پلٹزر پرائز اور 1977ء میں صدارتی تمغا برائے آزادی (*Presidential Medal of Freedom*) حاصل کیا۔انہوں نے 96 سال کی عمر میں وفات پائی۔مزید تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو: منصور، أنيس: عاشوا في حياتي، ص: ١١.

Manṣūr, Anīs: Aāšhu Fī Hayātī, P: 11.

(۳۸) البرٹو موراویا:(28نومبر1907ء–26ستمبر1990ء)،روم اٹلی میں پیدا ہوئے اور مختصر کہانیوں اور ناول سے شہرت حاصل کی۔ان کی مشہور کہانیوں میں سے(روم کی لڑکی)،(روم کی قصے)اور(دو عورتیں) شامل ہیں۔

Alberto Moravia.

(۳۹) فودة، حازم علي: نجوم شارع الصحافة، ص: ٩٠، ط أخبار اليوم — مصر.

Fuda, Hazim Ali: Nuğūm Shārʿ Al-ṣṣaḥāfat, P: 90.

(٤٠) فوزي، محمود: القلق والاغتراب والقدرية، ثلاثية أنيس منصور، ص: ٦٢.

اور اس کا اندازہ اس سے بآسانی لگایا جا سکتا ہے کہ انیس منصور کی زندگی میں ہے اس کے 30 سے زیادہ ایڈیشن فروخت ہو چکے تھے۔

Faūzī, Maḥmūd: Al-qalaq Wāl iġhterāb Wālqadrīat, Thulāṯhīat Anīs Manṣūr, P: 62.

(٤١) أيضا: ص: ٦٦.

Ibid, P: 66.

(٤٢) منصور، أنيس: أطيب تحياتي من موسكو، ص: ١٤٨.

Manṣūr, Anīs: Aṭyab Taḥīātī Men Mascow, P: 148.

(٤٣) النساج، د. سيد حامد: مشوار كتب الرحلة قديما وحديثا، ص: ١١٧.

Al-nnasāğ, Dr. Saīd Hāmed: Mešwār kutub Al-rreḥlat Qadīmān Wa ḥadīṯhā, P: 117.

(٤٤) منصور، أنيس: أيام في الجزائر البيضاء (غريب في بلاد غريبة)، ص: ٢٩٥.

Manṣūr, Anīs: Aīām Fī Al-Ğazā᾽ir Al-Baīḍā᾽ (Ġharīb Fī Belāden Ġhrībat), P: 295.

(٤٥) منصور، أنيس: طلع البدر علينا، ص: ٨.

Manṣūr, Anīs: Talʿ Al-badru Alaīnā, P: 8.

(٤٦) النساج، د. سيد حامد: مشوار كتب الرحلة قديما وحديثا، ص: ١١٦.

Al-nnasāǧ, Dr. Saīd Hāmed: Meš̌wār kutub Al-rreḥlaẗ Qadīmān Wa ḥadīṯhā, P: 116.

(٤٧) منصور، أنيس: أعجب الرحلات في التاريخ، ص: ١٩٩.

Manṣūr, Anīs: A ʿǧab Al-rreḥlāt Fī Al-tārīkẖ, P: 199.

(٤٨) أحمد، أياز: أنيس منصور دراسة نقدية لكتاباته حول الرحلة والسيرة الذاتية (مقاله پي ايچ ڈی عربی)، باب/1، ص/2۔

أيضا: مجلة الرياض، ٢٥ ديسمبر ٢٠١١م، وأخبار عكاظ، ٥ مارس ٢٠١٦م.

Aḥmd, Aīāz: Anīs Manṣūr Derāsaẗ Naqdīẗ Le Ketābātehe Haūl Al-rreḥlaẗ Wāl seīraẗ Al-ḏhātīaẗ, 1: 2.
Maǧalaẗ Al-Riāḍ, 25 December 2011.
ʾaẖbār Okāẓ, 5 March 2016.